16 تا 31 اکتوبر 2024ء

زرعی سفارشات

چوہدری عبدالحمید۔ ڈائریکٹر جنرل زراعت (توسیع) پنجاب، لاہور

گندم

- بارانی علاقوں میں بارش کے پانی کو محفوظ کرنے کے لیے گہرا ہل چلائیں تا کہ بوقت کاشت وتر مہیا ہو سکے۔
- زمین کی تیاری شروع کریں۔ بیج اور کھاد کا انتظام کریں
- پنجاب کے تمام بارانی علاقوں کے لیے محکمہ زراعت کی منظور شدہ گندم کی اقسام پاکستان 2013، فتح جنگ 2016، بارانی 2017 ، مرکز۔19، ایم اے 21، نشان 21 اور عروج 22 کو 15 اکتوبر سے 15 نومبر تک کاشت کریں
- پنجاب کے آبپاش علاقوں کے لیے فیصل آباد -2008، اجالا 2016، جوہر 2016، بورلاگ 2016، زنکول 2016، اناج 2017، فخر فخر بھکر 17، بھکر ستار 19، غازی۔ 19، اکبر۔ 19، ایم ایچ 21، ہجانی 21، نشان 21، دلکش 20، این اے آر سی سپر، صادق 21، نواب 21، رہبر 21، ذیورم 21 اور عروج 22 کے بیج کا انتظام کریں
- گندم کی بوائی کیلئے بیج کو صاف کر کے استعمال کریں
- پنجاب کے آبپاش علاقوں میں گندم کی کاشت یکم نومبر سے شروع ہو گی۔ لہٰذا بروقت کاشت کے لیے زمین کی اچھی تیاری کریں۔ وریال زمینوں میں دو تا تین دفعہ وقفہ وقفہ سے ہل چلائیں۔ اس سے جڑی بوٹیاں تلف ہو جاتی ہیں اور فصل کو غذائی اجزاء قابل حصول حالت میں مل جاتے ہیں۔ آخری تیاری کے لیے ہلکی زمین میں ایک بار ہل اور سہاگہ دینا کافی ہوتا ہے جبکہ بھاری میرا زمین میں دو بار ہل او رسہاگہ دیں
- جڑی بوٹیوں کے موثر تدارک کے لیے داب کا طریقہ اپنائیں جسکے لیے راونی کے بعد وتر آنے پر بوائی سے کچھ دن پہلے صبح سویرے ہل چلائیں اور سہاگہ دیں یہ عمل دو تین بار دوہرانے سے جڑی بوٹیاں تلف ہو جائیں گی۔ داب کا یہ طریقہ اگیتی اور درمیانی کاشت میں با آسانی اختیار کیا جا سکتا ہے لیکن پچھیتی کاشت میں وقت کی کمی کے پیش نظر موزوں نہیں ہے
- بروقت کاشت یکم تا 20 نومبر کے لیے شرح بیج 40 تا 45 کلوگرام، 21 نومبر تا 10 دسمبر شرح بیج 50 کلوگرام اور کھڑی کپاس میں کاشت کے لیے شرح بیج 55 تا 60 کلوگرام فی ایکڑ رکھیں۔ بیماری، جڑی بوٹیوں کے بیج سے پاک، صاف ستھرا اور صحت مند بیج کا ہی انتخاب کریں۔ بیج کے اگاؤ کی شرح 85 فیصد سے ہرگز کم نہیں ہونی چاہیے بصورت دیگر شرح بیج میں مناسب اضافہ کر لینا چاہیے
- کاشت سے پہلے بیج کو محکمہ زراعت کے عملہ کے مشورہ سے پھپھوندی کش زہر ضرور لگائیں تاکہ فصل بیماری سے محفوظ رہے

نوٹ: فیصل آباد 2008 اور پاکستان 13 کنگی سے متاثر ہوتی ہیں اس لیے ان کو کم رقبہ پر کاشت کریں

روغندار اجناس: توریا، رایا اور سرسوں (کینولا)

- کاشتکار زیادہ سے زیادہ رقبہ پر کینولا یعنی میٹھی سرسوں کاشت کریں۔ اگر علیحدہ رقبہ میسر نہ ہو تو ستمبر کاشتہ کماد، چنے، گندم اور برسیم وغیرہ میں کامیابی سے اس کی مخلوط کاشت کی جا سکتی ہے
- بیج کے حصول اور کاشتی امور کی رہنمائی کے لیے محکمہ زراعت توسیع کے عملہ سے رجوع کریں
- ربیع اقسام میں سے کینولا اقسام پی اے آر سی کینولا، رچنا کینولا، خانپور کینولا، بارانی کینولا، سپر کینولا، ٹی ایم کینولا اور ساندل کینولا و دیگر منظور شدہ مخلوط اقسام کا وقت کاشت شمالی پنجاب میں 20 ستمبر تا 20 اکتوبر، وسطی اور جنوبی پنجاب میں یکم تا 31 اکتوبر، سپر رایا، خانپور رایا، چکوال رایا، چولستان رایا، کیزولا، بارانی سرسوں، بارانی ستار، چکوال سرسوں کا 15 اکتوبر تک اور سرسوں ڈی جی ایل اور روہی سرسوں کا یکم تا 31 اکتوبر تک ہے جبکہ یو اے ایف 11 کا 15 اکتوبر تک ہے
- تارامیرا کا وقت کاشت بارانی علاقوں میں آخر اکتوبر تک اور آبپاش علاقوں میں شروع اکتوبر تا وسط نومبر ہے
- شرح بیج آبپاش علاقوں کے لیے ڈیڑھ تا دو کلوگرام جبکہ بارانی علاقوں میں دو تا اڑھائی کلوگرام فی ایکڑ رکھیں

- فصل کو بیماریوں سے محفوظ رکھنے کے لیے بیج کو پھپھوندی کش زہر تھایوفینیٹ میتھائل بحساب اڑھائی گرام فی کلوگرام بیج لگا کر کاشت کریں
- آبپاش علاقوں میں سفارش کردہ فاسفورس اور پوٹاش والی کھاد کی پوری مقدار اور نائٹروجنی کھاد کی ایک تہائی مقدار بوائی کے وقت اور بقیہ نائٹروجنی کھاد کو دو اقساط میں یعنی آدھی مقدار پہلے پانی کے ساتھ اور آدھی مقدار پھول آنے سے پہلے ڈالیں جبکہ بارانی علاقوں میں کھاد کی ساری مقدار بوائی کے وقت ڈالیں
- تیلدار اجناس کا بیج (NARC) اسلام آباد، پنجاب سیڈ کارپوریشن، مختلف زرعی تحقیقاتی اداروں مثلاً شعبہ روغندار اجناس (AARI) فیصل آباد، روغندار اجناس ریسرچ اسٹیشن خانپور، ریجنل زرعی تحقیقاتی ادارہ (RARI) بہاولپور، بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ (BARI) چکوال اور مستند پرائیویٹ کمپنیوں سے حاصل کیا جاسکتا ہے

کپاس

- پٹڑیوں پر کاشت کی گئی کپاس کے لیے آخری پانی 15 اکتوبر تک لگائیں۔اس میں تاخیر فصل کے لیے نقصان دہ ہے
- چنائی صبح 10 بجے شبنم خشک ہوجانے کے بعد شروع کریں اور شام 4 بجے تک بند کردیں
- اگر بارش کا امکان ہو تو چنائی نہ کریں اور بارش کے بعد اس وقت تک چنائی نہ کریں جب تک کھلی ہوئی کپاس اچھی طرح خشک نہ ہوجائے
- چنائی پودے کے نچلے حصے سے شروع کرکے اوپر کی طرف جائیں تاکہ سوکھے پتے چنی ہوئی کپاس (پھٹی) میں شامل نہ ہوں
- صرف اچھی طرح کھلے ہوئے ٹینڈوں کی چنائی کریں
- چنائی کرنے والوں کو پُرکشش معاوضہ دیں تاکہ وہ پھٹی کا وزن بڑھانے کے لئے کچے ٹینڈے، پتے اور کھوکھڑیاں توڑ کر اس میں شامل نہ کریں
- چنی ہوئی کپاس کو کھیت میں گیلی اور نمدار جگہ کی بجائے خشک جگہ پر سوتی کپڑا بچھا کر رکھیں تاکہ یہ آلودہ نہ ہو
- آخری چنائی والی کپاس کا ریشہ کمزور اور بیج اُگنے کے قابل نہیں رہتا لہٰذا آخری چنائی کی پھٹی ہمیشہ علیحدہ رکھیں
- امریکن کپاس کی چنائی 15 تا 20 دن کے وقفہ سے کریں تاکہ کھلی ہوئی کپاس ضائع یا خراب نہ ہو
- گلابی سنڈی سے متاثرہ ٹینڈوں کی روئی کی آمیزش اچھی کپاس میں نہ کریں ورنہ کپاس کی کوالٹی خراب ہوجائے گی یعنی اس میں پیلاہٹ والی کپاس شامل ہونے سے اس کا معیار خراب ہوجائے گا اور اس کی قیمت کم ملے گی کیونکہ کپڑا بننے کے دوران ایسی کپاس پر رنگائی کا عمل صحیح نہیں ہو پاتا
- چنائی کرنے والوں کو ایک ہنرمند سپروائزر کی نگرانی میں ایک قطار میں ایک ہی سمت میں چلنا چاہیے
- چنائی کرنے والوں کو چاہیے کہ اپنے سر کو اچھی طرح ڈھانپ کر چنائی کریں تاکہ اس میں بال وغیرہ شامل نہ ہوسکیں اور روئی کی کوالٹی متاثر نہ ہو
- کپاس کی چنائی کے لئے سوتی کپڑے کی جھولیاں استعمال کریں
- پھٹی کو کھیت سے جننگ فیکٹری یا سٹور تک منتقل کرنے کے لیے پٹ سن، پولیتھین/پولی پراپلین یا پلاسٹک وغیرہ کی بجائے سوتی کپڑے کے بورے استعمال کریں اور بوروں کی سلائی سوتی ڈوری کے ساتھ کریں۔پٹ سن کی ستلی، پلاسٹک کی ڈوریاں ہرگز استعمال نہ کریں
- سٹور میں رکھی جانے والی کپاس میں نمی 8 سے 10 فیصد سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے
- سٹور ہوا دار اور اس کا فرش پختہ اور خشک ہونا چاہیے۔اگر سٹور کا فرش کچا ہو تو پلاسٹک ضرور بچھانا چاہیے۔بہتر ہے کہ خشک ریت کی تہہ بچھا کر اس پر پلاسٹک بچھایا جائے اور پھر پلاسٹک کے اوپر کپاس رکھی جائے
- اگر کپاس کو باہر اور کھلا رکھنا مقصود ہو تو اونچی اور خشک زمین پر ریت کی پتلی سی تہہ پر پلاسٹک بچھا کر اس کے اوپر مو صلی نما ڈھیروں میں رکھا جائے۔بارش ہونے کی صورت میں ڈھیروں کو ترپالوں سے ڈھانپ دیا جائے جب مطلع صاف ہو جائے تو ترپالیں ڈھیروں سے اتار دیں
- گلابی سنڈی، سفید مکھی، ملی بگ اور لشکری سنڈی کے خلاف ضرورت کے مطابق محکمہ زراعت کے عملہ کے مشورہ سے سفارش کردہ زہروں کا سپرے کریں

دھان

- موٹی اقسام کے لیے کٹائی اور پھنڈائی کا عمل شروع کریں۔کٹائی اس وقت کریں جب سٹہ کے اوپر والے دانے پک چکے ہوں اور نیچے والے دو تا تین دانے ابھی ہرے ہوں۔اس وقت دانے میں نمی 20 تا 22 فیصد ہوتی ہے۔پھنڈائی شدہ دانوں کو خشک کرنے کا بندوبست کریں تاکہ دانوں میں نمی 12 تا 13 فیصد رہ جائے
- فصل کی برداشت اگر مشین سے کروانی ہو تو ترجیحاً رائس ہارویسٹر (کبوٹا) استعمال کریں اگر رائس ہارویسٹر میسر نہ ہو تو ایسی کمبائن مشین استعمال کریں جس میں دھان کی کٹائی کیلئے ایڈجسٹمنٹ ہو تاکہ دانے کم ٹوٹیں
- باسمتی اقسام میں دانہ بھرتے وقت پانی کی کمی نہ آنے دیں
- باسمتی اقسام کو آخری پانی کٹائی سے 15 تا 18 دن پہلے لگائیں

- پچھیتی اقسام پر پتوں کا جراثیمی جھلساؤ (Bacterial Leaf Blight)، برگی بھورے دھبے (Brown Leaf Spot) اور بلاسٹ (Paddy Blast) نیز پتہ لپیٹ سنڈی کے حملہ کی صورت میں زرعی توسیع اور پیسٹ وارننگ کے مقامی عملے کے مشورہ سے مناسب محفوظ زہروں کا سپرے جاری رکھیں
- دھان کی فصل کی باقیات کو جلانے کی بجائے رائس سٹرا چاپر کے ساتھ کتر کر کھیت میں ملا دیں تاکہ ان باقیات کی تلفی کے ساتھ زمین کی زرخیزی میں اضافہ ہو۔ کیونکہ جلانے کی وجہ سے جو سموگ اور فضائی آلودگی پیدا ہوتی ہے اس سے بچا جا سکے

کماد

- فروری کاشتہ فصل کو 20 تا 30 دن کے وقفہ سے آبپاشی جاری رکھیں
- اگر ستمبر کاشت مکمل نہ ہوئی ہو تو اس کو جلد مکمل کریں۔ صرف محکمہ زراعت کی منظور شدہ اقسام ہی کاشت کریں
- ستمبر کاشت کے لیے درمیانی زمین میں ساڑھے تین بوری یوریا + اڑھائی بوری ڈی اے پی + دو بوری ایس او پی / پونے دو بوری ایم او پی یا ساڑھے چار بوری یوریا + ساڑھے چھ بوری ایس ایس پی (18%) + دو بوری ایس او پی / پونے دو بوری ایم او پی فی ایکڑ استعمال کریں۔ فاسفورس اور پوٹاش والی کھادوں کی پوری مقدار اور نائٹروجنی کھاد کا 1/4 حصہ بوقت بوائی جبکہ بقیہ نائٹروجنی کھاد کا 1/3 حصہ کاشت کے ایک ماہ بعد جبکہ باقی بالترتیب مارچ کے آخر اور اپریل میں مٹی چڑھاتے وقت ڈالیں

چارہ جات

- برسیم کی کاشت جاری رکھیں۔ شرح بیج 8 کلوگرام فی ایکڑ رکھیں۔ شام کے وقت کاشت کرنے سے برسیم کی فصل کا اگاؤ اچھا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ڈیڑھ بوری ڈی اے پی یا چار بوری سنگل سپر فاسفیٹ 18 فیصد + آدھی بوری یوریا اور آدھی بوری ایس او پی بوقت کاشت ڈالیں
- لوسرن کی کاشت شروع کریں۔ اس کا وقت کاشت 15 اکتوبر سے 15 نومبر تک ہے۔ چھٹہ کی صورت میں شرح بیج 6 تا 8 کلوگرام اور ڈرل یا کیرا کی صورت میں شرح بیج 4 تا 6 کلوگرام فی ایکڑ رکھیں۔ ڈیڑھ بوری ڈی اے پی + آدھی بوری یوریا اور آدھی بوری ایس او پی یا دو بوری نائٹروفاس + ڈیڑھ بوری ایس ایس پی (18%) آدھی بوری ایس او پی یا چار بوری سنگل سپر فاسفیٹ (18%) + ایک بوری یوریا اور آدھی بوری ایس او پی یا ایک بوری نائٹروفاس + ایک بوری کیلشیم امونیم نائٹریٹ + تین بوری ایس ایس پی (18%) اور آدھی بوری ایس او پی فی ایکڑ ڈالیں تاکہ متواتر اچھی پیداوار حاصل ہوتی رہے
- برسیم اور لوسرن کے بیج کو بوائی سے پہلے جراثیمی ٹیکہ لگائیں
- جئی کی کاشت کے لیے شرح بیج 32 کلوگرام فی ایکڑ ہے۔ ادارہ چارہ جات سرگودھا کی منظور شدہ اقسام سپر گرین جئی اور ایور گرین جئی، ایس 2000، برکت اور سرگودھا جئی 2011 اچھی پیداوار دینے والی اقسام ہیں۔ قومی زرعی تحقیقاتی ادارہ اسلام آباد کی قسم این اے ارسی جئی اور تحقیقاتی اسٹیشن برائے چارہ جات فیصل آباد کی قسم اوٹس فیصل آباد-1 اور فیصل آباد اوٹس-2 بھی بہتر پیداوار کی حامل ہیں۔ ڈیڑھ بوری ڈی اے پی + ایک بوری یوریا + آدھی بوری ایس او پی یا چار بوری سنگل سپر فاسفیٹ (18%) + ڈیڑھ بوری یوریا + آدھی بوری ایس او پی فی ایکڑ بوقت کاشت استعمال کریں

لہسن

- شمالی پنجاب کے لیے لہسن کا وقت کاشت آخر ستمبر تا وسط اکتوبر اور وسطی اور جنوبی پنجاب کے لیے اکتوبر کا مہینہ ہے۔ منظور شدہ اقسام لہسن گلابی اور این اے آر سی جی-1 ہیں
- تیار شدہ زمین کو پانچ پانچ مرلے کی کیاریوں میں تقسیم کرلیں۔ ہر کیاری کا ہموار ہونا ضروری ہے۔ پوتھیوں کو ہموار زمین پر لائنوں میں کاشت کریں۔ پوتھی کو زمین میں دو تین سینٹی میٹر گہرا دبا دیا جائے۔ اس کی جڑوں والا حصہ زمین میں رہنا چاہیے اور اوپر والا نوکدار حصہ باہر نظر آئے۔ پودے سے پودے کا فاصلہ چار انچ اور لائنوں کا فاصلہ آٹھ تا دس انچ ہونا چاہیے
- عام اقسام کے لیے درمیانے اور بڑے سائز کی صحت مند 200 کلوگرام پوتھیاں فی ایکڑ استعمال کریں۔ جبکہ این اے آر سی جی-1 کے لیے شرح بیج 800 کلوگرام فی ایکڑ رکھیں
- 20 تا 25 ٹن فی ایکڑ گوبر کی کھاد ایک ماہ پہلے کھیت میں ڈال دی گئی ہو تو اچھی پیداوار ممکن ہے۔ دو بوری ڈی اے پی اور دو بوری ایس او پی فی ایکڑ زمین کی تیاری کے وقت استعمال کریں

ٹنل ٹیکنالوجی

- موسم گرما کی اگیتی سبزیاں اگانے کے لیے محکمہ زراعت کی سفارش کردہ ٹنل ٹیکنالوجی کی عملی تربیت حاصل کریں۔ اس مقصد کے لیے محکمہ زراعت (توسیع) یا ہارٹیکلچر ایکسٹنشن کے عملہ سے رابطہ کریں اور سبزیوں کی اگیتی اور زیادہ پیداوار لے کر اپنی آمدن میں خاطر خواہ اضافہ کریں۔
- ٹنل میں کھیرا اور گھیا کدو کی براہ راست کاشت بالترتیب 25 اکتوبر تا 15 دسمبر اور یکم نومبر تا 15 دسمبر کی جا سکتی ہے۔
- ٹماٹر اور شملہ مرچ کی پنیری پر اینتھراکنال، ٹاپسن ایم یا ریڈومل کا ایک فیصد محلول چھوٹے فوارے سے سپرے کریں۔

سفارشات برائے کاشتکاران

16 تا 31 اکتوبر 2024ء

ملک محمد اکرم، ناظم اعلیٰ زراعت (اصلاح آبپاشی) پنجاب

- دھان کی کٹائی کے بعد دھان کے مڈھوں اور باقیات کو آگ نہ لگائیں اس سے ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ ہوتا ہے۔ اگر زیرو ٹیلیج ڈرل، ہیپی سیڈر یا پاک سیڈر میسر ہو تو کوشش کریں کہ دھان کی برداشت کے بعد وتر حالت میں گندم کی فصل ڈرل سے کاشت کریں
- ناہموار کھیتوں میں پانی لگانے کی صورت میں سب سے پہلے نشیبی جگہوں میں پانی بھرتا ہے جبکہ کاشتکار کی مجبوری ہوتی ہے کہ جب تک پانی اونچی جگہوں تک نہ پہنچ جائے اسے بند نہ کیا جائے۔ چنانچہ ایسا کرتے ہوئے ہموار کھیت کی نسبت آبپاشی کے لیے ڈگنا پانی اور وقت لگ جاتا ہے۔ اس طرح پانی کے نقصان کے علاوہ زیر کاشت رقبہ کو اس کی ضرورت کے مطابق پانی میسر نہیں ہو پاتا۔ بہت سی فصلیں مثلاً آلو، مکئی، کھیرا وغیرہ اتنی حساس ہیں کہ اگر ان کی جڑیں 24 گھنٹوں سے زیادہ عرصہ پانی میں ڈوبی رہیں تو بڑھوتری بری طرح متاثر ہوتی ہیں۔ لہٰذا فصلات کے یکساں اگاؤ، بہتر پیداوار کے حصول اور قیمتی پانی کی بچت کے لیے فصل کاشت کرنے سے پہلے زمین کو لیزر لینڈ لیولر سے ضرور ہموار کریں
- آلو کی فصل کاشت کرنے سے قبل زمین کو لیزر لینڈ لیولنگ سے اچھی طرح ہموار کر لیں۔ آلو کی کم پانی سے بہتر اور معیاری پیداوار حاصل کرنے کے لیے ڈرپ نظام آبپاشی کے ذریعے کاشت کریں
- موسمی حالات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے امرود اور ترشاوہ پھلوں کے باغات کو 15 دن کے وقفہ سے آبپاشی جاری رکھیں
- گاجر کی فصل کے بہتر اگاؤ کے لیے بیج بونے کے بعد ہفتہ میں دو دفعہ آبپاشی کریں۔ اگاؤ کے بعد فصل کو ضرورت کے مطابق ہفتہ میں ایک بار پانی دیں۔ واضح رہے کہ مناسب وقفے سے پانی دینے سے زمین نرم اور بھربھری رہتی ہے جس سے اچھی کوالٹی کی گاجر حاصل ہوتی ہے
- مکئی کی فصل کو عموماً 10 تا 12 مرتبہ پانی دینے کی ضرورت ہوتی ہے لیکن دوسری طرف یہ فصل پانی کی زیادتی بھی برداشت نہیں کر سکتی۔ لہٰذا بارش کے بعد فالتو پانی فوراً کھیت سے نکال دینا چاہیے۔ پھول آنے اور دانے کی دودھیا حالت میں فصل کو سوکا نہ آنے دیں

- سبزیوں کے کاشتکار آبپاشی کرتے وقت اس بات کو ضرور مدِ نظر رکھیں کہ آبپاشی کے لیے استعمال ہونے والا پانی نہری یا پینے کے قابل ہو کیونکہ گندے اور آلودہ پانی کے استعمال سے تیار ہونے والی سبزیاں انسانی صحت کے لیے مضر ہوتی ہیں
- ماحولیاتی آلودگی پر قابو پانے، زرعی مداخل کی لاگت میں کمی لانے اور فی ایکڑ زیادہ منافع حاصل کرنے کے لیے ڈرپ نظام آبپاشی کو چلانے کے لیے سولر سسٹم کی تنصیب کروائیں

- زمین میں نمی کی مقدار معلوم کرنے کے لیے ماسچر میٹر (Moisture Meter) کا استعمال کریں اور پانی کی مطلوبہ مقدار بروقت فراہم کریں
- کھالاجات کی اصلاح، آبی تالابوں کی تعمیر، جدید نظام آبپاشی چلانے کے لیے سولر سسٹم کی فراہمی اور جدید نظام آبپاشی کی تنصیب کے لیے شعبہ اصلاح آبپاشی کے مقامی عملہ سے رابطہ کریں۔